اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۸ ؍ عہ
سہ ماہی ۔ ۱۲ ؍
ممالک غیر سالانہ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | ۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ مئی۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۷ مئی کی ناصر آباد سندھ سے موصولہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ یہاں کی آب و ہوا کے اثر سے طبیعت میں ضعف رہتا ہے ؞

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؞

ہیضہ کی بیماری کا خطرہ محسوس ہونے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فوراً انسدادی تدابیر اختیار کرنے۔ اور بلا لحاظ مذہب و ملت تمام باشندگان قادیان کے لئے انتظامات کرنے کا خاص ارشاد فرمایا۔ اور خود ضروری ہدایات لکھ کر تمام محلوں میں بھیجیں تاکہ سب لوگوں کو سنا دی جائیں۔

خدام الاحمدیہ نے قابلِ تعریف خدمات سرانجام دیں۔ تمام کوؤں میں کرم کش دوائی ڈال دی گئی ہے۔ سمال ٹاؤن کمیٹی نے ٹیکہ لگانے کا فوری انتظام کر دیا۔ اور اس وقت تک بہت سے لوگ لگوا چکے ہیں۔ کارکنانِ نور ہسپتال اور دوسرے ڈاکٹر صاحبان ٹیکہ لگانے اور ڈاکٹری امداد بہم پہنچانے میں سرگرمی سے کام لے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک کوئی مہلک کیس نہیں ہوا۔ جن لوگوں کے متعلق اس بیماری کا شبہ کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کو آرام ہے ؞

کل ۷ مئی طلبائے جامعہ احمدیہ نے درجہ ثانیہ یعنی مولوی فاضل کلاس اور درجہ رابعہ یعنی مبلغین کی آخری کلاس کے طلباء کو دعوتِ دی۔ جس میں بعض بزرگوں کو بھی مدعو کیا۔ ۹ مئی سے م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قلبِ انسانی حجرِ اسود کی طرح ہے اور سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے

"یہ بات بحضورِ دل یاد رکھو۔ کہ جیسے بیت اللہ میں حجرِ اسود پڑا ہوا ہے۔ اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔ بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا۔ کہ کفار نے وہاں بت رکھ دیئے تھے۔ ممکن تھا۔ کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ نہ آتا۔ مگر نہیں اللہ تعالےٰ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا۔ قلبِ انسانی بھی حجرِ اسود کی طرح ہے۔ اور اس کا سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ماسوی اللہ کے خیالات وہ بت ہیں۔ جو اس کعبہ میں رکھے گئے ہیں۔ مکہ معظمہ کے بتوں کا قلع قمع اس وقت ہوا تھا۔ جبکہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جا پڑے تھے۔ اور مکہ فتح ہو گیا تھا۔ ان دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے۔ اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح پر ملائکہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے۔ کہ یفعلون ما یؤمرون۔ اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے۔ کہ جو حکم ان کو دیا جائے۔ اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکم انسانی کے نیچے ہیں۔ پس ماسوی اللہ کے بتوں کی شکست اور استیصال کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان پر اسی طرح سے چڑھائی کی جائے۔ یہ لشکر تزکیۂ نفس سے طیار ہوتا ہے۔ اور اسی کو فتح دی جاتی ہے۔ جو تزکیہ کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جائے۔ تو کل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور یہ کیسی سچی بات ہے۔ آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ جس قدر اعضا ہیں۔ وہ دراصل قلب کے ہی فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے۔ پھر وہ جس اعضا کے متعلق ہو۔ وہ فوراً اس کی تعمیل کے لئے طیار ہو جاتا ہے۔ غرض اسی خانہ کو بتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے۔ تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے۔ اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا۔ بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں بتاؤں۔ اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو۔ اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے۔ مکہ کو بتوں سے پاک کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا تھا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے۔ تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بتوں سے بھرا پڑا ہے۔ پاک کرنے کے لائق ہو جاؤ گے۔"

(الحکم جلد ۵ - نمبر ۲۸)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا

حافظ بشیر احمد صاحب کی وفات پر اظہار افسوس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مکرمی امیر صاحب جماعت قادیان نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری مبلغ سلسلہ اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور نے افسوس کا اظہار فرمایا نیز فرمایا کہ نئے مبلغین میں سے ترقی کرنے والے نوجوان تھے۔ حضور نے ان کے والد صاحب مکرم صوفی علی محمد صاحب کو ہمدردی کا خط بھی لکھا۔

مرحوم ہنس مکھ اور نیک اخلاق کے مالک تھے احباب ان کے لئے مغفرت اور ان کے متعلقین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں:-

خاکسار ملک صلاح الدین پرائیویٹ سکرٹری کیمپ ناصر آباد فارم کنجیجی سندھ

الفضل کے خلاف توہین عدالت کی درخواست عدالت عالیہ نے مسترد کر دی

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ بھائی جسونت سنگھ کی عدالت میں سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے نومسلم سابق مہر سنگھ کے خلاف ایک پمفلٹ "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین دھرم" کے متعلق جو مقدمہ چل رہا تھا اس کے دوران میں ایک موقعہ پر مجسٹریٹ مذکور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے خلاف بطور تمثیل نعوذ باللہ انفڈل (بے دین) کا لفظ استعمال کیا تھا۔ اس پر "الفضل" کی اشاعت مورخہ ۸ و ۱۰ دسمبر میں جو مضمون شائع کئے گئے۔ ان کی نسبت حکومت پنجاب کی طرف سے عدالت عالیہ لاہور میں ایک درخواست دی گئی۔ کہ چونکہ "الفضل" کے ایڈیٹر اور پرنٹر و پبلشر نے ہتک عدالت کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ درخواست ۱۴ مئی کو مسٹر جسٹس دین محمد صاحب اور مسٹر جسٹس ایڈیسن کے روبرو پیش ہوئی فاضل ججان نے ایڈووکیٹ جنرل کی تقریر سننے کے بعد قرار دیا کہ یہ معاملہ ایسا نہیں جس میں اگر وہ ایڈیٹر الفضل کو طلب کریں۔ تو وہ سزا دینے پر آمادہ ہو سکیں۔ اس لئے فاضل ججان نے ایڈیٹر و پبلشر کو طلب کئے بغیر درخواست مسترد کر دی:- الحمد للہ علیٰ ذالک

قادیان کے مضافات میں تبلیغ احمدیت

۱۳ مئی کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں قادیان کے گرد و نواح کے دیہات کی احمدی جماعتوں کا ایک تبلیغی جلسہ ہوا جس میں جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ نے تبلیغی ہدایات بیان فرمائیں۔ اور فرمایا کہ ارد گرد کی جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ارد گرد کے دیہاتوں میں پُر زور تبلیغی کوشش کریں۔ کیونکہ تبلیغ کرنا ہر احمدی کا خاص فرض ہے۔ نیز فرمایا کہ آئندہ بھی جمعہ کی نماز کے بعد دوست اسی طرح ٹھہر جائیں۔ اور اپنی اپنی رپورٹ سے اطلاع دیں۔ جو دوست کسی معذوری کی وجہ سے آج کے جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کو بھی اطلاع دی جائے۔ اور آئندہ جمعہ ان کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کی جائے:-

---

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے مندرجہ ذیل گاؤں تبلیغ کے لئے مقرر کئے گئے۔

جماعت	گاؤں
(۱) جماعت احمدیہ کھارہ	مالیہ۔ کوٹ ٹوڈرمل۔ بھنگواں میں تبلیغ کریں
(۲) " " بھینی	پنڈوری۔ صلاح پور۔ تغل والہ " " " "
(۳) " " ننگل	کالواں۔ لیلاں۔ ڈھپئی " " "
(۴) " تلونڈی جھنگلاں	دیالگڑھ۔ کھوکھر۔ ستکوہا۔ شیر گڑھ " " " "
(۵) " " کوہاڑ	منصور۔ منج " " "
(۶) " " سوکل	کنڈیلہ۔ کھجالہ " " "

سکرٹری تبلیغ قادیان

ایک زرتشتی ایرانی کا اسلام

یہ صاحب جن کا ایک مکتوب فارسی مع ترجمہ اخبار مورخہ ۷ مئی میں شائع ہوا ہے۔ قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور قادیان کی زندگی سے ان پر خاص اثر ہوا۔ جیسا کہ ان کے مکتوب سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں کی اسلامی زندگی سے متاثر ہو کر وہ خود بھی اسلام کا اعلان فرماتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کا یہ اعلان از خود ہی ہے۔ کسی ادارہ نظارت کی طرف سے نہیں۔ ہماری رائے میں گو انہوں نے یہاں کی اسلامی زندگی سے اچھا اثر لے کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے ہیں۔ پورے طور پر مسلمان ہونے کے لئے ابھی بہت سے مرحلے طے کرنے پڑیں گے۔ اسلام کی ایک لازمی شرط ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال کی ہے۔ جس کے لئے ابھی زرتشتی صاحب تیار نہیں ہیں۔ اور غالباً اسی وجہ سے انہوں نے ہمارے کسی عالم کے ہاتھ پر قبول اسلام نہیں کیا۔ اور نہ احمدیت کے متعلق کوئی تحقیقات خاص کی ہے۔ ہم دعا تو کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اسلام کے زیادہ قریب ہوتے جائیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ اعلان کرنے پر بھی مجبور ہیں۔ کہ جہاں تک ان کے قادیان کے قیام کا تعلق ہے۔ ان کے قبول اسلام کا اظہار مکمل اور باقاعدہ نہیں ہے:

امام الصلوٰۃ! ایک دوست نو احمدی سہارنپور کے رہنے والے حافظ قرآن امامت کے لئے موزوں ہیں۔ قادیان کے مضافات میں یا بیرونی جماعتوں میں سے کسی جماعت کو ضرورت ہو۔ تو فوراً اطلاع دیں۔ حافظ صاحب بچوں کو بھی پڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

غیر مبایعین کی سلور جوبلی اور ان کا لٹریچر

اس وقت تک ایک دو نہیں۔ بلکہ متعدد مثالیں اس قسم کی پیش کی جا چکی ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے جو تجویز فرمائی مولوی محمد علی صاحب نے کچھ دنوں کے بعد بتغیر الفاظ اسے اپنی طرف سے اپنی "قوم" کے سامنے پیش کر دیا۔ اور بعض اوقات تو ایسا بھی ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پیش فرمودہ ایک تحریک کی شدید مخالفت کی۔ لیکن پھر خود بھی اسے اختیار کر لیا۔ یہ چونکہ ثابت شدہ امر ہے۔ اس لئے کبھی "پیغام صلح" کو اس کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ حال میں سلور جوبلی کی تحریک کے متعلق جب یہ لکھا گیا کہ جماعت احمدیہ میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے اس کے جاری ہونے پر پہلے تو "پیغام صلح" نے حسب معمول اس کی مخالفت کی۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ہمخیالوں میں اس کی تحریک شروع کر دی تو "پیغام صلح" نے اس کے متعلق صفائی پیش کرنی ضروری سمجھی ہے۔ غالباً اس لئے کہ کوئی یہ نہ کہہ دے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے نقش قدم پر چلتے چلتے اب آپ کے خدام کی نقل اتارنی بھی شروع کر دی ہے۔

"پیغام صلح" نے اس بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں نہ صرف تحریک جوبلی پہلے جاری کرنے کا سہرا مولوی محمد علی صاحب کے سر باندھنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ جناب چودھری صاحب موصوف کو ان کی نقل کرنے والا بھی ظاہر کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہماری انجمن کی سلور جوبلی کی تجویز کا ذکر حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے دوران میں ۲۵ یا ۲۶ دسمبر ۳۷ء کو سینکڑوں ہزاروں افراد کی موجودگی میں فرمایا تھا۔ حضرت ممدوح کے اس ارشاد کے بعد ہی چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے قادیانی خلافت کی سلور جوبلی کی تجویز خلیفہ صاحب کے مریدوں کے سامنے پیش کی۔ اور "الفضل" میں اس کا ذکر آیا۔ الفضل سے تو کلمہ حق کی توقع بہت ہی مشکل ہے۔ البتہ دنیا فیصلہ کر سکتی ہے کہ نقال کون ہو سکتا ہے۔ تو کون ہو سکتا ہے"۔

"پیغام صلح" اگر چور کی ڈاڑھی میں تنکا کا مصداق بن کر "الفضل" کی بات کو "حق" نہ سمجھے۔ تو ہمارا کیا قصور؟ مگر ذرا تو فرمادے۔ کہ ۲۵ - یا ۲۶ دسمبر کو جن افراد کی موجودگی میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی انجمن کی سلور جوبلی ذکر کیا۔ ان میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی موجود تھے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو ۲۷ دسمبر کو قادیان کے سالانہ جلسہ میں انہوں نے جو تحریک فرمائی اسے مولوی محمد علی صاحب کی نقل کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور پھر جبکہ واقعہ یہ ہے۔ جیسا کہ اپنی اسی تقریر میں جناب چودھری صاحب موصوف نے ذکر بھی فرمایا۔ کہ وہ ذاتی طور پر اپنے دوستوں میں دو سال سے یہ تحریک کر رہے تھے۔ اس وقت تک نہ صرف ۸۵ ہزار کے وعدے لے چکے تھے۔ بلکہ کچھ رقم نقد بھی جمع فرما چکے تھے۔ یہ تو ہے وہ نقل جو مولوی محمد علی صاحب کی گئی۔ اور اصل کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ ۲۵ - یا ۲۶ کو اس کا ذکر کرتے ہیں مگر اس کو "پیغام صلح" ۱۲ - مارچ تک دبائے رکھتا ہے۔ اور اس وقت تک ظاہر نہیں ہونے دیتا جب تک کہ مولوی صاحب موصوف ایک خطبہ میں اس کا اعلان نہیں کر دیتے۔ اور پھر جوبلی کی شکل و صورت اس وقت تک متعین نہیں کی جا سکتی۔ جب تک اپریل میں خاص اہتمام کے ساتھ ایک مجلس مشاورت انہیں منعقد کی جاتی۔ اگر اصل اور نقل کی یہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔ تو ہم مان لیتے ہیں کہ جوبلی کی اصل تجویز مولوی محمد علی صاحب کے ہی دماغ کی ایجاد ہے۔

چونکہ مولوی محمد علی صاحب اپنی انجمن کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں بار بار زور اس بات پر دے رہے تھے۔ کہ ان کے پیدا کردہ لٹریچر اور ان کے ترجمۂ قرآن کے متعلق کوئی مستقل انتظام کر دیا جائے۔ جو کہ بقول ان کے دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر رہا ہے۔ اس لئے ہم نے پوچھا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں مسیح اور مہدی بنا کر تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ دنیا میں انقلاب وہ لٹریچر پیدا کر رہا ہو۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے پوچھا تھا۔ کہ قادیان سے علیحدہ ہونے کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کس قدر کتب کا ترجمہ بیرونی ممالک میں شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق نہایت صفائی کے ساتھ "پیغام صلح" نے لکھ دیا ہے۔ کہ "حضرت امیر نے تو حضرت مسیح موعود کے منشا اور علم کلام کے مطابق تفسیر لکھی۔ کئی کتابیں تالیف کیں۔ ہمارے نزدیک یہی کام اول ضروری ہے"! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر اور اپنی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا اور علم کلام کے مطابق تالیف کی ہیں تو بھی کوئی احمدی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی نسبت مولوی محمد علی صاحب کی تالیفات کا دنیا کے سامنے پیش ہونا اول ضروری ہے۔ مگر یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا اور علم کلام کی پروا نہیں کی۔ بلکہ دیدہ دانستہ کئی مسائل میں مخالفت کی ہے۔ مثلاً ولادت مسیح کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا اپنے عقائد میں سے قرار دیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے اس کو رد کیا ہے۔ اسی طرح وہ آیات جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کے معنے آپ کے منشا کے صریح خلاف کئے گئے ہیں۔ ان حالات میں "پیغام صلح" کس منہ سے کہہ سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے تفسیر قرآن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء اور علم کلام کے مطابق لکھی ہے۔

اسی سلسلہ میں "پیغام" نے استعجاب کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "الفضل" کی تحریر سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بیرونی ممالک میں صرف حضرت مسیح موعود کی کتب کے تراجم شائع کرنے کو ہی ذریعۂ کامیابی سمجھتا ہے۔ قرآن پاک کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتا"۔

اگر اہل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل شان اور منصب کو جانتے۔ تو قطعاً اس قسم کے الفاظ ان کے آرگن میں شائع نہ ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں کیا ہے۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف۔ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کی تشریح۔ خدا تعالےٰ کی ہستی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے نشانات۔ پھر بیرونی ممالک میں انہی کتب کو اشاعت اسلام میں کامیابی کا ذریعہ سمجھا جائے۔ تو اور کسے سمجھا جائے۔ اور ان کو قرآن پاک کے بالمقابل رکھ کر یہ کہنا۔ کہ قرآن کی چنداں ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ صریح دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی اصل تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں ہی پائی جا سکتی ہے۔ اور ان کی اشاعت قرآنی تعلیم

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

غلبۂ اسلام کے متعلق تین صدیوں کی تعیین

اخبار اہلحدیث کے ایک اعتراض کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو احمدیت کے دیرینہ معاند ہیں۔ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر ان کی مخالفانہ سرگرمیوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد رکھا۔ جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی اعتراض کرتے ہیں۔ تو وہ نہایت فرسودہ ہوتا ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک عالم کہلانے والے کے مونہہ سے ایسی مضحکہ خیز بات کیونکر نکل گئی۔ مگر پھر یہ خیال آتا ہے۔ کہ دراصل یہ سزا ہے اس غرورِ علم کی جو ان کے دماغ میں پیدا ہو چکا ہے۔ اور جو ان کے لئے قبولِ حق کے راستہ میں حجابِ اکبر بنا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض

اس قسم کے لایعنی اعتراضات کی بیسیوں مثالیں اگرچہ وقتاً فوقتاً پیش ہوتی رہتی ہیں۔ مگر صحبت امروزہ میں ہم ان کے اس اعتراض کا رد کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے "اہلحدیث" ۱۵ اپریل میں دہرایا۔ اور جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب قادیانی اپنی بعثت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ کنبھ کے میلہ میں لاکھوں ہندو اکٹھے ہوئے۔ اگر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے تو چاہیئے تھا کہ ہر طرف اسلام کا پھریرا لہراتا نظر آتا۔ اور کوئی ایک ہندو بھی کسی کو دکھائی نہ دیتا۔ کیونکہ آپ ازالہ اوہام میں لکھ چکے ہیں۔ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ کوئی پڑھا لکھا آدمی تمہیں ہندو نظر نہیں آئے گا۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض

یہ اعتراض ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا۔ اب قطع نظر اس سے کہ پیشگوئیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کیا سنت ہے۔ اور وہ کتنے عرصہ کے بعد پوری ہوا کرتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرنا درست ہے۔ تو کیا یہی اعتراض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام پر عائد نہیں ہوتا۔ کون نہیں جانتا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا اولین مقصد یہ تھا۔ کہ آپ اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب ثابت کرتے۔ قرآن کریم خود اس مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم نے اپنا رسول اس لئے بھیجا ہے لیظہرہ علی الدین کلہ۔ تاکہ وہ ادیانِ باطلہ پر اسلام کا غلبۂ تام ثابت کرے۔

پھر آپ خود بھی فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے میرا ایک صفاتی نام ماحی رکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے ذریعہ کفر و شرک دنیا سے نابود ہو جائے گا۔ مگر دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ساڑھے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ ہونے کو آیا۔ لیکن کفر اور شرک دنیا میں ابھی تک پایا جاتا ہے۔ ہر شخص اپنے شہر اور اپنے گاؤں میں نظر دوڑا کر دیکھ سکتا ہے۔ کہ کیا وہاں کے سب باشندے مسلمان ہیں۔ اور جو مسلمان ہیں کیا وہ حقیقتِ اسلام پر بخوبی قائم ہیں۔ اگر یہ دکھائی دے۔ کہ اکثریت غیر مذاہب کی ہے۔ اور مسلمان ان کے مقابلہ میں اقلیت میں ہیں۔ اور جو مسلمان ہیں وہ بھی برائے نام اور ان پر اقبال کا یہ شعر صادق آ رہا ہے۔ کہ ؎

رہ گئی رسمِ اذاں رُوحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی

تو پھر بتایا جائے کہ اگر آج ایک غیر مسلم یہ اعتراض کرے۔ کہ دیکھو تمہارے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کیونکہ دنیا ابھی اسلام سے خالی پڑی ہے۔ اور کفر و شرک اپنے انتہائی زور پر ہے تو اس کا کیا جواب دیا جائے گا۔ ایسی حالت میں جو جواب ایک مسلمان کسی دہریہ یا غیر مسلم کو دے سکتا ہے وہی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کامیابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب

پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اپنے مقصد میں جیسی کچھ کامیابی ہوئی۔ اس کا ذکر خود مولوی ثناء اللہ صاحب بایں الفاظ کر چکے ہیں۔ کہ

"حضرت مسیح اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمات الہٰیہ کا مقابلہ کر کے فیصلہ کر لو۔ کہ دنیا میں مفوضہ خدمات میں کامیاب کون ہوا اور ناکام کون۔ یاد نہ ہو تو سنئے حضرت مسیح دنیا سے گئے تو صرف بارہ سولہ آدمی آپ کے فیض سے مستفیض تھے۔ جن میں سے بھی بعض کمزور اور ضعیف الخیال .... حضرت مسیح کی خدمات بمقابلہ خدمات محمدیہ ایسی ہیں۔ کہ ان کو ناتمام اور ناکمل کہنا بھی ان کی عزت افزائی ہے۔"
(جوابات نصاریٰ صلا۵)

اب اگر حضرت مسیح کی خدمات کو "ناتمام" اور "ناکمل" کہنا بھی ان کی عزت افزائی ہے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ وہ ان کو سچا نبی کیوں تسلیم کرتے ہیں۔ کیا اپنے مقصد میں ناکام رہنے والا بھی سچا ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کا اعتراض کیا۔

انبیاء کی کامیابی کے متعلق سنت اللہ

دراصل مخالفین کی یہ دیرینہ عادت ہے۔ کہ وہ اعتراضات کرتے وقت سنت اللہ کو قطعاً فراموش کر دیتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اہم مقصد یہ ہے۔ کہ آپ اسلام کو روئے زمین کے تمام مذاہب پر غالب ثابت کریں۔ مگر یہ تمام کام سنت اللہ کے ماتحت تدریجاً ہوگا اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اس نے ہر کام میں تدریج رکھی ہوئی ہے۔ وہ چاہے تو بچہ ایک دن میں پیدا کر سکتا ہے۔ مگر کرتا نو مہینہ میں ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اگر چاہتا۔ تو جس دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی۔ اسی دن تمام کفار کی گردنیں پکڑ پکڑ کر آپ کے آگے جھکا دیتا مگر اس نے ایسا کیا نہیں۔ بلکہ تین سو سال تک مسلمانوں کو عظیم الشان قربانیاں کرنی پڑیں۔ تب کہیں اسلام کا سکہ دنیا پر بیٹھا۔

پس خدا تعالیٰ ہر کام میں تدریج پسند کرتا ہے۔ بالخصوص انبیاء کی جماعتوں کی ترقی تو ہمیشہ تدریجاً ہوا کرتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی نبی دنیا میں آیا ہو۔ اور اس کے آتے ہی دنیا کی کایا پلٹ گئی ہو حضرت موسےٰ علیہ السلام جو اسرائیلی انبیاء میں سب سے افضل تھے۔ اور جن کی مماثلت قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرار دیتا ہے آنے

مگر ان کی وفات ایسی حالت میں ہوئی۔ جبکہ بنی اسرائیل جنگل میں تھے۔ اور کنعان کی سرزمین ابھی فتح نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ مگر اسلام کی ترقیات ابھی بہت کچھ باقی تھیں۔ جن کو پورا کرنے کے لئے آپ کی جماعت کو جدوجہد کرنی پڑی۔ یہی حال اس وقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت یقیناً اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ آپ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب ثابت کریں۔ اور یقیناً ایک دن ایسا ہی ہوگا۔ کہ تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔ مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تحریر فرمایا ہے۔ یہ سب کچھ تین صدیوں میں ہوگا۔ پس اصولاً تین صدیوں تک معترض یہ اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتے کہ آپ اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ہاں اگر تین صدیوں کے بعد بھی اسلام کو نہ صرف دینی بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی غلبہ تام حاصل نہ ہو۔ تو مخالفین یہ اعتراض کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دشمنوں کو اس اعتراض کا موقعہ نہیں دے گا۔ اور ابھی تیسری صدی ختم نہیں ہوگی۔ کہ تمام دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اور جو لوگ داخل اسلام نہیں ہوں گے۔ وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے جیسے آجکل نیچ اقوام ذلیل سمجھی جاتی ہیں:۔

بہرحال غلبہ اسلام ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ مگر اپنے وقت پر۔ جس کی تعیین خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کر چکے ہیں۔ اگر نصف صدی میں ہی اسلام کو غلبہ حاصل ہو جاتا۔ تو تین صدیوں کی تعیین بے معنی تھی۔

ازالہ اوہام کی پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ازالہ اوہام کی جس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کے الفاظ چونکہ انہوں نے نہیں لکھے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام الفاظ نقل کر دیئے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھنا چاہیئے۔ کہ دین اسلام کو سچے دل سے ایک دن وہی لوگ قبول کریں گے۔ جو باعث سخت اور پُرجوش جگانے والی تحریکوں کے کتب دینیہ کی ورق گردانی میں لگ گئے ہیں۔ اور جوش کے ساتھ اس طرف قدم اٹھا رہے ہیں۔ گو وہ قدم مخالفانہ ہی سہی۔ ہندوؤں کا وہ پہلا طریق ہمیں بہت مایوس کرنے والا تھا۔ جو اپنے دلوں میں وہ لوگ اس طرز کو زیادہ پسند کے لائق سمجھتے تھے۔ کہ مسلمانوں سے کوئی مذہبی بات چیت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہاں میں ہاں ملا کر گزارہ کر لینا چاہیئے۔ لیکن اب وہ مقابلہ میں آکر اور میدان میں کھڑے ہو کر ہمارے تیز ہتھیاروں کے نیچے آپڑے ہیں۔ اور اس صید قریب کی طرح ہو گئے ہیں۔ جس کا ایک ہی ضرب سے کام تمام ہو سکتا ہے۔ ان کی آہوانہ سرکشی سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ دشمن نہیں ہیں۔ وہ تو ہمارے شکار ہیں۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے۔ کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔ سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نومید مت ہو۔ کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہونچے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو لوگ مخالفانہ جوش سے بھرے ہوئے آج تمہیں نظر آتے ہیں۔ تھوڑے ہی زمانہ کے بعد تم انہیں نہیں دیکھو گے۔"

پیشگوئی کی تشریح

اس اقتباس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے اس زمانہ کی تعیین ہوتی ہو جس میں کوئی پڑھا لکھا انسان ہندو نظر نہیں آسکتا۔ صرف "عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے" کے الفاظ اس میں ہیں۔ مگر وہ لوگ جو پیشگوئیوں کے اسلوب بیان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بات سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ یہ الفاظ کسی امر کے یقینی الوقوع ہونے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ کل ہی یہ معاملہ رونما ہو جائے گا۔ دیکھئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے۔ کہ قیامت قریب ہے۔ وہ سر پر کھڑی ہے۔ پس وہ آئی کہ آئی۔ مگر ۱۳ سو برس گزر چکے ہیں۔ ابھی نہ معلوم دنیا اور کتنے برس ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ جھوٹ سے کام لیتا ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ چونکہ قیامت بالکل یقینی الوقوع ہے اور وہ آکر رہے گی۔ اس لئے انسان کو اسے قریب سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گو یہاں یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ "عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے۔ کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی نہیں دکھائی دے گا"۔ مگر دوسری جگہ یہ بھی تحریر فرما دیا ہے۔ کہ "یہ سب کچھ تین صدیوں میں ہوگا"۔

پس غلبہ اسلام کے متعلق جس قدر پیشگوئیاں ہیں۔ ان پر تین سو سال کا عرصہ گزرنا ضروری ہے۔ اگر اس عرصہ سے پہلے پوری ہو جائیں۔ تو فبہا۔ ورنہ تین سو سال میں یقیناً پوری ہوں گی:۔

148

دراصل انبیاء دنیا میں ایک تخمریزی کرنے آتے ہیں۔ وہ ہدایت کا بیج لوگوں کے قلوب کی سرزمین میں بوتے اور پھر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف چلے جاتے ہیں۔ وہ بیج آہستہ آہستہ اُگتا۔ اور بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس وہ جو عقلمند ہوتا ہے۔ بیج کو ہی دیکھ کر سمجھ جاتا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان درخت بن جائے گا۔ مگر جو ناواقف ہوتا ہے وہ اس کی نرم نرم کونپلوں اور باریک باریک شاخوں کو دیکھ کر ہنستا۔ اور کہتا ہے۔ اس پودے کا کیا فائدہ؟ مگر وقت گزرتا جاتا ہے۔ اور وہی پودہ اتنا عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔ کہ لاکھوں نفوس اس پر آرام کرنے کے لئے اپنے بسیرے بنانے لگتے ہیں:۔

احمدیت بھی خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ وہ آج کمزور نظر آتا ہے۔ وہ آج تحقیر و تذلیل کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ لوگ اسے دیکھتے۔ اور ہنس کر کہتے ہیں۔ کیا اس پودہ کے سایہ میں تمام دنیا کی حکومتیں آئیں گی مگر حق یہی ہے۔ کہ یہ ہنسنے والے کور چشم ہیں۔ انہیں کیا معلوم۔ کہ گو یہ حقیر پودہ ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ باد صرصر کے جھونکے اور تیز و تند ہواؤں کے جھکڑ اُسے جڑ سے اکھیڑ نہیں سکتے۔ یہ تناور درخت بنے گا۔ اور دنیا کی تمام قومیں اس کے زیر سایہ راحت اور آرام حاصل کریں گی۔ مگر ابھی نہیں۔ تین صدیوں میں:۔

پس انتظار کرو اس وقت کا۔ اور بے ہودہ اعتراضات پر اپنی زبانیں کھول کر پیشگوئیوں کے متعلق سنتِ الٰہیہ سے اپنی ناواقفیت کا ثبوت مت بہم پہنچاؤ۔ اور یاد رکھو۔ کہ یہ پیشگوئیاں خدائے قادر کی طرف سے ہیں۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر اس کی باتیں نہیں ٹلا کرتیں۔ اگر تمہیں ہماری بات پر یقین نہیں آتا۔ تو تم بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ان الفاظ پر غور کرو۔ کہ "وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ

سچے مذہب کی ضرورت اور اہمیت

از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء

مذہب ایک ایسی چیز ہے جس سے دنیا کا کوئی بھی کونہ خالی نہیں۔ نہ ہی کبھی خالی رہا ہے۔ اور جب ہم تمام دنیا کے مختلف ممالک پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو قرآن کریم کی آیت وما من امة الا خلا فيها نذير کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ آج سے چند سال پہلے بلکہ اب بھی بعض پادری شور مچاتے رہتے ہیں کہ سوائے یورپ کے اور کہیں بھی مذہب نہیں پایا جاتا۔ اور وہ ایسی تمام اقوام کو Heathen یعنے لامذہب اقوام کہہ کر پکارتے ہیں۔ مگر موجودہ زمانے کے Anthropologist یعنی علم الانسان کے ماہرین نے اپنی جدید تحقیقاتوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مذہب دنیا کی ہر قوم میں موجود ہے۔ خواہ وہ کیسی ہی وحشی کیوں نہ ہو۔ گو یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ مذہب اس قسم کا ہو کہ وُہ اسلام یا دوسرے بڑے مذاہب سے مقابلہ کرے۔ نیز یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ مذہب کسی نہ کسی رنگ میں اس وقت بھی موجود تھا جبکہ عیسائیت اور دوسرے مذاہب ابھی ظہور میں نہ آئے تھے۔ چنانچہ مصریوں میں آج سے چھ ہزار برس پہلے بھی ایک مذہب تھا۔ وہ لوگ بھی ایک ہستی کو تمام ہستیوں سے بڑی جانتے تھے۔ ہم لوگ اس کو خدا کہتے ہیں۔ انہوں نے اس کو کسی اور نام سے موسوم کیا تھا؛

یہ امر کہ مذہب ہر جگہ اور ہمیشہ ہی لوگوں کے قلوب پر حکمران رہا ہے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کو ظاہر کرتا ہے گو موجودہ زمانہ میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور یہ بجائے فائدہ کے فساد کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب کوئی مذہب بگڑ جائے اور اس میں بہت سی غلط باتیں داخل ہو جائیں۔ تو پھر وُہ ہدایت کے بجائے گمراہی کا موجب ہوتا ہے۔ اور بجائے فائدہ کے اس سے نقصان ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ایسے لوگوں کو جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مذہب کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے ایک حد تک معذور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے بگڑے ہوئے مذہب کے نقصانات دیکھے۔ اور ان کو سچے مذہب کے فوائد کبھی دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اس وقت تمام مذاہب سوائے اسلام کے مردہ ہیں۔ اور جس طرح مردہ جب سڑ جائے۔ تو اس میں بدبو اور تعفن پیدا ہو جاتا ہے ان میں بھی تعفن پیدا ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ جو لوگ سمجھ و سوچ اور غور و فکر کا مادہ رکھتے تھے۔ اس قسم کے مذاہب سے بیزار ہو گئے۔ مگر بغیر کسی تحقیق کے ان کا یہ کہنا کہ تمام مذاہب اس قسم کے ہیں انصاف سے بعید ہے۔ اسلام جن خوبیوں کا مالک ہے۔ اور جو زندگی اور روح اس میں پائی جاتی ہے وُہ ہر شخص کو جو ذرا بھی کوشش کرے معلوم ہو سکتی ہے۔ لوگوں کے مذہب سے بیزار ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے سالہا سال ایسے مردہ مذاہب کی پیروی کی۔ مگر کوئی فائدہ محسوس نہ کیا۔ انہوں نے تمام عمریں خدا کی تلاش میں گزار دیں۔ مگر وُہ خدا سے اتنے ہی دور رہے جتنے کہ پہلے تھے۔ کاش کہ وُہ حقیقی اسلام کے لئے اتنی کوشش کرتے جتنی کہ انہوں نے دوسرے مذاہب میں کی۔ تو اپنے اندر انقلاب عظیم پاتے؛

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دوسرے مذاہب سچے نہیں۔ ہمارے عقیدہ کی رو سے تمام مذاہب جو دنیا میں پھیلے۔ خدا کی طرف سے تھے۔ مگر بعد میں آنے والے لوگوں نے ان میں تبدیلیاں کر کے ان کو بگاڑ دیا۔ اور خدا تعالے نے ان کو اس لئے محفوظ نہ رکھا۔ کہ ان کا زمانہ ختم ہو چکا تھا۔ اور ان سے زیادہ کامل مذہب کی ضرورت تھی؛

جب ہم دنیا کے تمام مذاہب پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں بعض ایسی باتیں نظر آتی ہیں۔ جو تمام مذاہب میں موجود ہیں۔ مثلاً خدا۔ فرشتے۔ دوزخ اور جنت وغیرہ یہ تمام باتیں ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ افریقہ کی حبشی اقوام کے مذاہب سے لے کر اسلام تک سب میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ گو ضروری نہیں کہ وہ ایک ہی رنگ میں بیان کی گئی ہوں۔ اس نقطہ کو موجودہ زمانہ کے Anthropologists نے لیا ہے۔ اور چونکہ وہ بھی مذہب کی اصل حقیقت سے بے بہرہ تھے اس لئے انہوں نے اس اتحاد کو اس رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ تمام باتیں ایک ہی مذہب سے سب نے لی ہیں۔ چنانچہ Prof: W. J. Perry جو کہ لنڈن یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔ اور یوں بھی علمی دنیا میں ان کو خاص وقعت حاصل ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں مذہب مصریوں سے شروع ہُوا۔ اور پھر آہستہ آہستہ تمام دنیا میں پھیل گیا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں اس میں بہت سی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ مگر ان کے خیال میں بنیادی امور وہی رہے۔ جو کہ اس زمانہ میں موجود تھے۔ میں چونکہ ان سے پڑھا کرتا تھا۔ اور وہ یہی مضمون پڑھایا کرتے تھے۔ اس لئے مجھے ان سے اس بارے میں گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ مذاہب میں ایک قسم کا اتحاد ہے۔ مگر یہ کس طرح پتہ لگا کہ اس کی یہی وجہ ہے کہ تمام مذہب والوں نے کچھ کم کچھ زیادہ مصریوں کی نقل کی ہے۔ پھر جب میں نے ان سے یہ کہا کہ اس کی وجہ یہ کیوں نہیں۔ کہ تمام مذاہب ایک ہی منبع سے نکلے ہوئے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ نے مختلف ممالک میں مختلف افراد پر وحی کے ذریعہ یہ باتیں نازل کیں۔ تو اس پر کہنے لگے۔ میں تو ایک Layman. کی حیثیت سے بات کرتا ہوں۔ وحی یا الہام نہ مجھے ہُوا ہے۔ اور نہ میں نے کسی اور کو ہوتے دیکھا ہے۔ یہ سنی سنائی بات ہے۔ اس پر میں نے انہیں بتایا۔ کہ اسلام میں اب بھی الہام کا دروازہ کھلا ہے۔ اور ایسے لوگ موجود ہیں جنکو الہام ہوتا ہے۔ تو اس سے ان کی کچھ تسلی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنے ذہن میں ایک Theory بنا لی تھی اور بعد میں اس کے ثابت کرنے کے لئے مصالح جمع کیا تھا۔ اور اس تمام ڈھانچہ کو یک بیک توڑنا ان کے لئے آسان نہ تھا۔ گو ہم ان کی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ تمام مذاہب نے مصریوں کی نقل کی ہے۔ لیکن اس سے یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب میں ایک اتحاد پایا جاتا ہے۔ اور اس کی حقیقی وجہ یہی ہے۔ کہ تمام مذاہب خدا تعالےٰ کی طرف سے الہاماً لوگوں پر اتارے گئے۔ اسی لئے وُہ ایک دوسرے سے بنیادی امور میں ملتے ہیں۔ اور پادریوں کا یہ کہنا کہ باقی تمام اقوام Heathen یعنے لامذہب ہیں بالکل جھوٹ ہے۔ اور جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی تمام مذاہب آئے۔ تو اس بات کے ماننے میں کوئی مشکل نہیں رہتی۔ کہ اسلام بھی اس زنجیر کی ایک کڑی اور آخری کڑی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اليوم اكملت لكم دينكم۔ آج اسلام ایک کامل مذہب بنا دیا گیا۔ یہ بات کسی اور نبی سے نہیں کہی گئی۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام سے پہلے کے مذاہب اس رنگ میں کامل نہ تھے۔ کہ انہیں ہمیشہ کے لئے قرار دیا جاتا۔ وہ اپنے اپنے وقت کے لئے کامل تھے۔ لیکن اسلام ہمیشہ کے لئے کامل کر دیا گیا۔ اور اس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالےٰ نے خود لیا۔ چنانچہ اسلام کو گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے مامور آتے رہتے ہیں۔ اور یہ بات صرف اسلام کو ہی حاصل ہے

حضرت مسیحؑ کے منکرین پر غلبہ اور چین و جاپان کے لوگ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے آیت قرآنی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ کے وعدہ اور چین و جاپان کے متبعین مسیحؑ کے ماتحت نہ ہونے کو ایک اشکال کی صورت میں پیش فرمایا ہے۔ (الفضل ۷ رمئی ۱۹۳۸ء)

لیکن میرے نزدیک اس میں کوئی اشکال نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام عالمگیر رسول نہ تھے۔ ان کا دائرہ تبلیغ صرف بنی اسرائیل تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل جب حضرت مسیح علیہ السلام صرف یہود کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ تو یقیناً الذین کفروا سے مراد وہی منکر ہونگے۔ جو بنی اسرائیل میں سے حضرت مسیحؑ کو نہ ماننے والے ہوں۔ یہ تو ایک ظلم سا نظر آتا ہے۔ کہ مسیح کی بعثت تو صرف یہود کے لئے ہو۔ لیکن الذین کفروا میں روئے زمین کے لوگوں کو شامل کر کے ان کو مغلوبیت کی سزا دیدی جائے حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تیرا انکار کرنے والے یہود کو ہمیشہ مغلوب رکھوں گا۔ اور تیری سچائی اور راستی کا اقرار کرنے والے ان پر غالب ہوں گے۔ قریباً ۲۰ صدیاں اس وعدہ الٰہی کی تصدیق کر رہی ہیں۔ یہود مغلوب ہیں اور مغلوب رہیں گے۔

پس آیت مندرجہ بالا میں الذین کفروا سے مراد صرف بنی اسرائیل میں سے انکار کرنے والے ہیں۔ کیونکہ ان پر ہی مسیح علیہ السلام پر ایمان لانا فرض تھا دنیا کی باقی قوموں پر یہ فرض نہ تھا ہاں آج اسلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں ہو کر ہر شخص کے لئے جملہ انبیاء علیہم السّلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ ورنہ اسلام سے قبل بدھوں یا ہندوؤں کے لئے حضرت مسیحؑ کا ماننا ضروری نہ تھا۔ اب اس توجیہ کی صورت میں ہرگز اس امر کی ضرورت نہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ اور حضرت بدھ کو ایک شخصیت قرار دیا جائے۔ انبیاءؑ کی تعلیمات میں اشتراک تو ضروری ہے۔ لیکن بغیر دیگر زبردست قرائن کسی شخصیت کو دوسری میں مدغم قرار نہیں دیا جاسکتا

آیت مندرجہ بالا کے ان معنوں کی تائید سورہ الصف کی آخری آیت سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فآمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین آمنوا علیٰ عدوھم فاصبحوا ظاھرین۔ کہ مسیح علیہ السلام کے دعوے کے بعد بنی اسرائیل کا ایک گروہ ان پر ایمان لایا اور ایک گروہ نے ان کا کفر کیا ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف تائید کی۔ اور مومن کافروں پر غالب ہوگئے۔

پس آیت جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کا ہرگز یہ تقاضا نہیں کہ دنیا کی تمام اقوام متبعین مسیحؑ کی محکوم رہیں۔ یہ صرف یہودیوں سے منکرین مسیحؑ کے لئے آسمانی سزا ہے۔ اور واقعات بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔ نیز متبعین کی فوقیت بھی مختلف طریقوں پر ہوسکتی ہے۔ ہاں فقرہ الذین اتبعوک میں اس کے عام مفہوم کے لحاظ سے مسلمان بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ اور شائد اللہ تعالیٰ نے سورہ الصف میں فآمنت طائفۃ کہکر صرف اسرائیلی مومنوں کو مخصوص کیا ہے۔ اور قیامت تک کی فوقیت کیلئے الذین اتبعوک کہہ کر اس کو عام کر دیا ہے۔

پس میرے نزدیک اس جگہ کوئی اشکال نہیں اور قطعاً ضرورت نہیں کہ اگر چین و جاپان نصاریٰ یا مسلمانوں کے قبضہ میں نہیں تو حضرت بدھ اور حضرت مسیح علیہما السلام کو بغیر دیگر دلائل و شواہد تو یہ ایک قرار دیدیا جائے۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

انسداد ہیضہ کے متعلق ضروری ہدایات

کنبھ کے میلے نے جو ہندوؤں کی ایک نہایت متبرک مذہبی تقریب تھی جس میں تمام ہندوستان کے لاکھوں ہندو مرد عورتیں شریک ہوئیں۔ اور کروڑوں روپیہ صرف کیا گیا۔ جو فوائد شریک ہونے والوں کو پہنچائے ان کا علم تو انہی کو ہوگا لیکن تمام ملک پر جو اثر پڑا وہ یہ ہے۔ کہ ہیضہ کے موذی مرض نے جگہ بجگہ سر نکالنا شروع کر دیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ آج کل موسم بالکل خشک ہے۔ جو اس خطرناک مرض کے پوری شدت سے پھیلنے اور ہیبت ناک رنگ میں مہلک ثابت ہونے میں روک ہے۔ ورنہ اگر موسم مرطوب ہوتا۔ تو نہ معلوم کیا حالت ہوتی۔

ذیل میں چند ضروری ہدایات حفظ ماتقدم کے طور پر درج کی جاتی ہیں۔ اسباب کی رعائت مومن کا فرض ہے۔ لیکن اس کا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہی ہوتا ہے اس لئے ان ایام میں خاص طور پر دعاؤں سے بھی کام لینا چاہیئے۔ ہدایات حسب ذیل ہیں

۱- حتی الامکان پانی ابالکر پیا جائے۔ کنوئیں کی بجائے اگر نلکا کا پانی ہو تو بہتر ہے کنوئیں کو پوٹاسی پرمنگناس ڈالکر ڈس انفکٹ کر لیا جائے بڑے کنوئیں میں اندازاً ۴ اونس اور چھوٹے میں دو اونس پوٹاسی پرمنگناس ڈالا جائے۔ پوٹاسی پرمنگناس ڈالنے کا طریق یہ ہے کہ اسے پہلے بالٹی میں ڈال کر گھول لیا جائے۔ اور اس طرح گھلی ہوئی دوا کنوئیں میں ڈالی جائے ورنہ ویسے کنوئیں میں ڈالنے سے وہ پانی کی تہ میں بیٹھ جائیگا جس کا کچھ فائدہ نہیں

۲- یہ مرض اکثر دودھ کے ذریعہ پھیلتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ دودھ کو مکھیوں سے بچایا جائے سو دودھ باسی ہرگز نہ پیا جائے۔ دودھ ابال کر پیا جائے لسی سے پرہیز کیا جائے۔ دہی یا اس سے بنی ہوئی اشیاء بھی نہ کھائی جائیں۔

۳- دودھ کی برف یا قلفی وغیرہ ہرگز استعمال نہ کی جائے۔

۴- خالی معدہ گھر سے باہر نہ نکلا جائے خالی معدہ پانی نہ پیا جائے۔ پانی کی بجائے چائے کا استعمال مفید ہے۔ بشرطیکہ دودھ تازہ اور ابال کر ڈالا جائے۔

۵- بازاری مٹھائی اور تیل کی اشیاء سے پرہیز کیا جائے۔

۶- حتی الوسع۔ باسی سبزی۔ کدو۔ حلوا کدو سے پرہیز کیا جائے۔ تازہ سبزی کو بھی پوٹاسی پرمنگناس کے لوشن یا گرم پانی سے دھو لیا جائے۔ سبزیوں کی بجائے اگر شوربہ سے روٹی کھائی جائے تو بہتر ہے۔ کچی سبزی ہرگز نہ کھائی جائے۔

۷- پھل۔ امرود۔ کیلا۔ پھٹ ناشپاتی کھیرا اور تر ہرگز استعمال نہ کی جائے۔ کچے پھل اور زیادہ پکے ہوئے پھل سے بھی پرہیز کیا جائے۔ پھل کو بھی کانڈی لوشن سے دھو کر استعمال کرنا چاہیئے۔

۸- ہیضہ زیادہ تر مکھیوں سے پھیلتا ہے ان سے کھانے پینے کی اشیاء کو محفوظ رکھا جائے اور مکھیوں کو تلف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

۹- اگر کوئی شخص مرض ہیضہ میں مبتلا ہو جائے تو اسے فوراً نزدیک کے ہاسپٹل میں پہنچا دینا چاہیئے۔ اگر کوئی ہسپتال نزدیک نہ ہو تو نزدیک کے تھانہ میں اطلاع کر دیں۔ ورنہ گاؤں کے چوکیدار کے ذریعہ ہی اطلاع ہسپتال یا تھانہ میں بھجوا دی جائے۔

۱۰- ہیضہ کے مریض کے پاخانہ اور قے یا اس سے آلودہ کپڑوں یا برتنوں کو پھینکنے سے پہلے تیز فینائل لوشن میں ڈالدینا چاہیئے یا ابال لینا چاہیئے۔ مگر کسی صورت میں بھی کپڑوں یا برتنوں کو کوئیں کے پاس جا کر نہ دھونا چاہیئے قے اور پاخانہ کو گاؤں سے باہر گہرا گڑھا کھود کر اس میں دبا دینا چاہیئے ایسے قے اور پاخانہ پر چونہ ڈالنا بھی مفید ہے

۱۱- کھانے سے قبل ہاتھ گرم پانی کار بالک صابن یا کانڈی لوشن سے صاف کر لینے چاہیئیں کھانا زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے باسی کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ پیاز۔ سرکہ لیمو کا استعمال مفید ہے۔

۱۲- گھر کو صاف رکھا جائے۔ بند کمروں میں رہائش نہ رکھی جائے۔ نالیوں وغیرہ میں فینائل روزانہ ڈالی جائے ۱۳- ان وبائی ایام میں بلاوجہ جلاب سے پرہیز کیا جائے۔ چنے کی دال اور

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ر اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہئیے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہئیے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

انجمن احمدیہ کھیوہ گلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

سکرٹری مال } منشی حمید اللہ صاحب
〃 تحریک جدید } المعروف ثناء اللہ صاحب
نائب سکرٹری مال چوہدری محمد نصیر صاحب
سکرٹری تبلیغ عبد الباسط صاحب
〃 انصار اللہ 〃
نائب سکرٹری تبلیغ مسٹر عبد الغنی صاحب عبد
سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری خوشی محمد صاحب
〃 امور عامہ 〃 ننھے خان صاحب
〃 ضیافت 〃 بشیر احمد صاحب

انجمن احمدیہ دیوانیوال ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ میاں محمد مالک صاحب
سکرٹری تبلیغ ماسٹر محمد شفیع صاحب
سکرٹری مال فیض دستگیر صاحب

انجمن احمدیہ گجرات

سکرٹری تبلیغ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم
〃 تعلیم و تربیت مولوی محمد رمضان صاحب
〃 مال ملک عطاء اللہ صاحب پنشنر
سکرٹری امور عامہ ملک برکت علی صاحب
〃 امور خارجہ 〃
امین میاں محمد الدین صاحب
سکرٹری وصایا میاں محمد ابراہیم صاحب
محاسب میاں عبد العزیز صاحب
آڈیٹر ملک عطاء اللہ صاحب

انجمن احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ ملک سلطان علی صاحب ٹھیکیدار
وائس 〃 ملک محمد خان صاحب
جنرل سکرٹری ملک احمد خان صاحب
سکرٹری تبلیغ ملک میاں خان صاحب
〃 مال 〃 〃
〃 ضیافت 〃 〃
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد صدیق صاحب
امام الصلوٰۃ مولوی محمد صدیق صاحب
سکرٹری امور عامہ ملک اللہ دتا صاحب
سکرٹری امور خارجہ ملک سلطان احمد صاحب
آڈیٹر 〃
سکرٹری تالیف و تصنیف قریشی اللہ دتا صاحب
سکرٹری وصایا ملک محمد خان صاحب

انجمن احمدیہ شاہجہانپور

سکرٹری مال حافظ عبد الجلیل صاحب
〃 تبلیغ مرزا محمد حسین صاحب
〃 امور عامہ چوہدری سردار خان صاحب
〃 تعلیم و تربیت حافظ سخاوت علی صاحب
محاسب منشی قمر الدین صاحب

انجمن احمدیہ چھمبیاں ضلع ہوشیارپور

پریذیڈنٹ میاں نور محمد صاحب
سکرٹری مال ایم غلام محمد صاحب
〃 تعلیم و تربیت ڈاکٹر رشید احمد صاحب
〃 تبلیغ عبد الحکیم صاحب
امین امانت اللہ صاحب
محصل منشی مولا بخش صاحب

انجمن احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)

پریذیڈنٹ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
وائس 〃 مرزا اعظم بیگ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت 〃
نائب سکرٹری 〃 ماسٹر عطاء اللہ صاحب
سکرٹری وصایا } ڈاکٹر حاجی سید
〃 عام تحریک جدید } عبد اللہ شاہ صاحب
سکرٹری مال } عبد المومن صاحب
〃 تحریک جدید }
سکرٹری تبلیغ ڈاکٹر حاجی سید عبد اللہ شاہ صاحب

انجمن احمدیہ گوجرہ

پریذیڈنٹ چوہدری عبد العزیز صاحب
وائس پریذیڈنٹ چوہدری غلام حسین صاحب
سکرٹری عام تحریک جدید 〃
〃 مال ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب
〃 تحریک جدید 〃
〃 امور عامہ سید کرم شاہ صاحب
〃 امور خارجہ 〃
〃 تعلیم و تربیت ماسٹر محمد الدین صاحب
〃 تبلیغ احسن صدیقی محمد اسمٰعیل صاحب

حیدرآباد سندھ

پریذیڈنٹ شیخ عظیم الدین صاحب
محاسب 〃
امین 〃
سکرٹری تبلیغ ملک منظور احمد خان صاحب
〃 تعلیم و تربیت 〃
محصل میاں نور احمد صاحب

انجمن احمدیہ اکھنور علاقہ جموں

پریذیڈنٹ مستری فضل کریم صاحب
سکرٹری مال مرزا محمد عنایت اللہ صاحب
〃 تعلیم و تربیت مستری عبد الشکور صاحب
〃 انصار اللہ عبد العزیز صاحب

انجمن احمدیہ ملتان

پریذیڈنٹ چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار
وائس 〃 شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر
جنرل سکرٹری شیخ محمد حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ } مولوی محمود احمد صاحب
〃 ترقی اسلام } مولوی فاضل
〃 تعلیم و تربیت } ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب
سکرٹری مال میاں محمد حیات خان صاحب
〃 وصایا } ملک شیر محمد صاحب
〃 امور عامہ } مجوکہ
〃 امور خارجہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر

سری نگر کشمیر

پریذیڈنٹ خواجہ صدر الدین صاحب
سکرٹری مال پیرزادہ محمد امین صاحب قریشی
نائب 〃 مستری غلام احمد صاحب گلکار
سکرٹری تبلیغ خواجہ حبیب اللہ صاحب فوٹوگرافر
〃 تعلیم و تربیت } مولوی احمد اللہ صاحب
محاسب } عربی مدرس

مونگھیر صوبہ بہار

سکرٹری تبلیغ سید وزارت حسین صاحب
〃 امور عامہ 〃
〃 وصایا 〃
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عبد الباقی صاحب
〃 مال 〃
〃 تالیف و تصنیف حکیم مولوی خلیل احمد صاحب
〃 ضیافت سید محمد اصغر صاحب
〃 امور خارجہ مولوی محمد ظریف صاحب وکیل
محاسب سید عبد الغفار صاحب
امین 〃
آڈیٹر محمد نعیم صاحب

بگول ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب
امین 〃
سکرٹری مال 〃 رحمت علی صاحب
〃 تعلیم و تربیت منشی محمد ابراہیم صاحب
〃 امور عامہ چوہدری فقیر محمد صاحب
〃 تبلیغ 〃 عبد الرحمٰن صاحب
〃 تحریک جدید مستری ناظر الدین صاحب

پٹیالہ ساہیاں ضلع گجرات

پریذیڈنٹ } چوہدری شاہ محمد صاحب
سکرٹری مال } سب انسپکٹر پنشنر
〃 تعلیم و تربیت منشی عبد الغنی صاحب
〃 امور عامہ چوہدری سردار احمد صاحب

مالیر کوٹلہ

پریذیڈنٹ مرزا افضل بیگ صاحب
جنرل سکرٹری } مرزا محمود احمد صاحب
سکرٹری عام تحریک جدید } پٹواری
سکرٹری مال } منشی خیر الدین صاحب
〃 تحریک جدید } نقل نویس

بانکورا (بنگال)

پریذیڈنٹ مولوی محمد صاحب بی اے
سکرٹری مال 〃 〃
〃 وصایا 〃 〃
〃 تعلیم و تربیت 〃 〃
〃 تالیف و تصنیف 〃 〃
جنرل سکرٹری مولوی رحیم بخش صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی ابو القاسم خان صاحب
〃 تحریک جدید ماسٹر محمد موسیٰ صاحب

چک نمبر ۱۲۷ الف گوٹھ مہر لوہار (سندھ)

پریذیڈنٹ غلام محمد صاحب
سکرٹری مال 〃
〃 تعلیم و تربیت 〃
〃 وصایا 〃 〃
سکرٹری تبلیغ میاں مہر الدین صاحب
〃 انصار اللہ 〃 〃

تحریک جدید کے سکرٹریان مال و عام کی فہرست

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر جن جماعتوں نے تحریک جدید کے دو سیکرٹری منتخب کر کے حضور کی خدمت میں اطلاع دی ہے۔ ان کی فہرست اسی ترتیب سے ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ جہاں منتخب شدہ احباب اپنے کام کو فوری شروع کر دیں۔ وہاں وہ جماعتیں جنہوں نے ابھی تک اس کام کی طرف توجہ نہیں کی وہ فوری توجہ فرماویں۔

جن جماعتوں نے تحریک جدید کے سکرٹریوں کا انتخاب کر لیا ہے۔ وہ فوراً اطلاع ارسال کریں۔ اور جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا۔ وہ فوری توجہ کریں۔ کیونکہ پنجاب کے لئے دو ہفتہ کی میعاد اور ہندوستان کے لئے ایک ماہ کی میعاد تھی۔ جو پوری ہو گئی ہے۔ باوجودیکہ بیرون ہند کے لئے یہ میعاد اڑھائی ماہ کی ہے مگر جماعت نیروبی نے ایک ماہ کے اندر اندر انتخاب کر کے اطلاع بھیجدی ہے۔

پس ہندوستان کی جماعتوں کو فوری توجہ کرنی چاہئیے۔ پہلی فہرست دفتر میں موصولہ ترتیب کے مطابق حسب ذیل ہے۔ دوسری فہرست بعد میں شائع کی جائے گی۔

نائب ناظر سکرٹری تحریک جدید

نام جماعت	سکرٹری مال تحریک جدید	سیکرٹری عام تحریک جدید
لاہور	میاں غلام محمد صاحب اختر	شیخ محمد شفیع صاحب مزنگ
سرینگر کشمیر	خواجہ صدر الدین صاحب	مولوی احمد اللہ صاحب مولویفاضل
قادیان (ریتی چھلہ)	منشی سراج الدین صاحب	مولوی عطاء الرحمن صاحب
۔۔ (دار السعت)	میاں محمد رمضان صاحب	قاری محمد امین صاحب
گورداسپور	شیخ محمد حسین صاحب	شیخ محمد عمر صاحب
خانوالی میانوالی	چوہدری محمد شریف صاحب	چوہدری رحمت خانصاحب
محمود آباد (سندھ)	سیٹھ عزیز احمد صاحب	ڈاکٹر احمد الدین صاحب
ڈیرہ غازی خاں	حافظ محمد عمر صاحب	ملک عزیز محمد صاحب
جہلم	شاہزادہ محمد عثمان صاحب	مستری عبد الرحیم صاحب
اوکاڑہ	عبد الرشید صاحب	بابو محمد شریف صاحب
بھیرہ	میاں غلام رسول صاحب	×
کھاریاں	منشی محمد خاں صاحب	سید بشیر احمد شاہ صاحب ایم اے
کریام	چوہدری عبد الغنی خاں صاحب	چوہدری عابد علی خانصاحب
لدھیانہ	چوہدری فتح محمد صاحب	چوہدری عبد الغنی صاحب
ونجواں۔ گورداسپور	۔۔ مولاداد صاحب	۔۔ غلام حسین صاحب
گنج (لاہور)	مستری حسن الدین صاحب	چوہدری محمد حیات صاحب
قادیان (محلہ دار الفضل)	سید احمد علی صاحب	ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
یادگیری دکن	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل	مولوی عبد الحی صاحب
محمد آباد اسٹیٹ سندھ	منشی رحمت علی صاحب	چوہدری غلام رسول صاحب
سیالکوٹ	حاجی شیر خاں صاحب	منشی عبد اللہ صاحب
میرپور خاص سندھ	چوہدری فضل احمد صاحب	بابو غلام حیدر صاحب
چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائل پور	چوہدری عنایت اللہ صاحب	چوہدری احمد خاں صاحب
جموں	بابو محمد لطیف صاحب	سید امداد علی شاہ صاحب
بنوں	ڈاکٹر محمد الدین صاحب	ارباب محمد عجب خاں صاحب
گوجرہ لائل پور	ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب	شیخ غلام حسین صاحب
داتہ زید کا سیالکوٹ	چوہدری بشیر احمد خانصاحب ولد چوہدری عبد اللہ خانصاحب	چوہدری بشیر احمد خان
چندر کے منگولے	چوہدری غلام حیدر صاحب	چوہدری غلام احمد صاحب
لنڈی کوتل	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب
شجاع آباد	مولوی حبیب الرحمن صاحب بی اے	مولوی حبیب الرحمن صاحب بی اے
نوشہرہ چھاؤنی	میاں اللہ دتا صاحب	چوہدری غلام حسین خانصاحب
کراچی	برادر رفیع الزمان خاں صاحب	بابو نذیر احمد صاحب اوورسیر
پٹی (لاہور)	چوہدری محمد حیات صاحب پنشنر	مولوی احمد الدین صاحب
سعد اللہ پور گجرات	مولوی غلام علی صاحب	منشی غلام محمد صاحب مدرس
قصور	مولوی عبد القادر صاحب ٹیلر ماسٹر	میر ضیاء اللہ صاحب
قادیان محلہ دار البرکات	شیخ محمد الدین صاحب	خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
ملتان	میاں محمد حیات خانصاحب	چوہدری عطا محمد صاحب
جمشید پور	بھائی عبد المجید صاحب	سید عبد القیوم صاحب
بھوپال	حاجی بقاء اللہ صاحب	×
سرگودھا	بابو غلام رسول صاحب	بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت
بنگہ	منشی فضل الدین صاحب	میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالہ
انبالہ شہر	بابو عبد الحلیم صاحب	بابو عبد الغنی صاحب
راولپنڈی	چوہدری فتح محمد صاحب بٹالوی	ملک محمد عالم صاحب ریٹائرڈ
جھنگ مگھیانہ	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی اے	حکیم عبد الحکیم صاحب
انبالہ چھاؤنی	بابو سلطان محمود صاحب	بابو سلطان محمود صاحب
چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا	چوہدری فتح علی صاحب	منشی مہتاب الدین صاحب
گھنوکے ججہ سیالکوٹ	منشی محمد یعقوب خانصاحب	منشی محمد یعقوب خانصاحب
پھیر چیچی	مولوی سلطان علی صاحب	میاں رحمت اللہ صاحب
وزیر آباد	ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب	بابو شاہ محمد صاحب
چک نمبر ۳۰/۱۰-۱ منٹگمری	چوہدری باغ الدین صاحب ذیلدار	چوہدری محمد علی صاحب
کپورتھلہ	میاں عبد الرحمن صاحب	میاں ارشاد الحق صاحب
گجرات	میاں سعید احمد صاحب	میاں احمد الدین صاحب
سارچور گورداسپور	چوہدری نور محمد خانصاحب	شیخ عمر الدین صاحب
سنور (پٹیالہ)	حاجی عبد المجید صاحب	حاجی عبد المجید صاحب
گوجرانوالہ	مسٹر عبد القادر صاحب	خواجہ محمد شریف صاحب
آگرہ	صوفی محمد فضل الٰہی صاحب	صوفی محمد فضل الٰہی صاحب
غوث گڑھ	حکیم عبد الرحمن صاحب	قاضی خدا بخش صاحب
حیدر آباد دکن	مولوی محمد اعظم صاحب	مولوی مومن حسین صاحب
منٹگمری	بابو نصیر احمد صاحب	ماسٹر محمد یوسف صاحب
محمود آباد سندھ	ملک فتح محمد احمد صاحب	×
شیخ پور گجرات	سید نور حسن شاہ صاحب	منشی میراں بخش صاحب
احمدی پور جہلم	خان عبد المغنی صاحب	راجہ محمد صادق صاحب
کوئٹہ	بابو چراغ الدین صاحب	ڈاکٹر عبد المجید خاں صاحب
نئی دہلی	منشی محمد یعقوب صاحب	ماسٹر محمد حسن صاحب آسان
عارف والہ	شیخ محمد شفیع صاحب	مستری فیروز الدین صاحب
کوٹڑی سندھ	سید شبیر احمد صاحب	چوہدری شریف عالم صاحب
نیروبی افریقہ	ڈاکٹر عمر الدین صاحب	چوہدری عبد السلام صاحب بھٹی
بستی نودار ڈیرہ غازیخاں	علی محمد صاحب	×
نابھہ ریاست	شیخ مولوی قدرت اللہ صاحب	منشی عبد القادر صاحب پنشنر
چک نمبر ۱۱۷ چھور	حافظ محمد الدین صاحب	منظور حسین صاحب
لالہ موسیٰ	حکیم محمد قاسم صاحب	حکیم محمد قاسم صاحب

قادیان میں ایک نیا محلہ

کم استطاعت احباب کیلئے ایک بہت عمدہ موقعہ

ایک عرصہ سے قادیان کے مختلف محلہ جات میں زمین کی قیمت زیادہ ہوچکی ہے جس کی وجہ سے کم استطاعت دوستوں کو تکلیف کا سامنا رہتا ہے۔ اور وہ حسب منشا اچھے قطعات نہیں خرید سکتے چنانچہ جہاں اوائل میں فی مرلہ ساڑھے بارہ روپے قیمت تھی۔ وہاں اب تمام قطعات کی قیمت ساڑھے سترہ روپے فی مرلہ سے لیکر ۲۵ اور تیس ۳۰ روپے فی مرلہ تک پہنچ چکی ہے ان حالات کے پیش نظر محلہ دارالعلوم کے جانب شمال ایک جدید محلہ کھولا گیا ہے جو موقعہ کے لحاظ سے گویا ایک طرح محلہ دارالعلوم کا ہی ایک حصہ ہے کیونکہ دارالعلوم اور اسکے درمیان صرف ایک رستہ حائل ہے اور اس کی قیمت میں بھی اندرون محلہ صرف ساڑھے بارہ روپے فی مرلہ تجویز کی گئی ہے۔ البتہ برلب سڑک کلاں ساڑھے سترہ روپے فی مرلہ شرح ہے اس محلہ میں ایک زائد خوبی یہ ہے۔ کہ جہاں سابقہ محلہ جات میں اندرونی راستے بیس بیس اور دس دس فٹ چوڑے ہوتے تھے۔ وہاں اس محلہ میں سارے رستے بلا استثناء بیس بیس فٹ چوڑے رکھے گئے ہیں اور سڑک کلاں بھی پچاس فٹ اور تیس فٹ چوڑی ہے۔ اسطرح یہ محلہ کم استطاعت والے دوستوں کیلئے ایک بہت اچھا موقعہ پیش کرتا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو اسکی اطلاع دیتا ہوں تاکہ جو دوست پسند فرمائیں او عمدہ اور کم قیمت قطعات کے خواہشمند ہوں وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا سکیں چونکہ اس محلہ کا نام ابھی تک تجویز نہیں ہوا۔ اسلئے فی الحال جدید محلہ کے نام سے میرے پتہ پر درخواستیں آنی چاہئیں۔ اسکے علاوہ محلہ دارالعلوم میں بھی اسوقت بعض عمدہ قطعات خالی ہیں جنکی قیمت خط لکھ کر دریافت کی جاسکتی ہے۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

۸/۵/۳۸

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شیخ عباس علی صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور احمدی نہیں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ صاحب اپنے تئیں احمدی ظاہر کرتے ہیں۔ احباب ان سے ہوشیار رہیں

ناظر امور عامہ

تریاق حیران

کثرت۔ انزال۔ دہات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہوتا جملہ شکایات دور کر کے از سر نوجوان خوش رہنا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے نوٹ :۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

فروخت مکان کی اجازت و اعلان

مولوی عبید اللہ صاحب بسمل اور ان کی مطلقہ حسینہ بیگم صاحبہ کے مابین جو ایک مکان واقعہ محلہ دار الفضل متنازعہ تھا۔ وہ باہمی سمجھوتہ کی رو سے حسینہ بیگم صاحبہ کی ملکیت قرار دیا جا چکا ہے۔ لہٰذا خواہشمند احباب یہ مکان حسینہ بیگم صاحبہ سے بیع یا رہن لے سکتے ہیں۔

چونکہ مالکہ مکان کسی ضرورت کے ماتحت مکان کو فروخت یا رہن کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب سے سفارش بھی کی جاتی ہے۔ قیمت وغیرہ کا براہ راست فیصلہ فرما دیں۔

ناظر امور عامہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمرہ کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن ہی رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند۔ ککرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھلکر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے دانت ہلتے ہیں۔ انکی وجہ معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس ۱۲ار

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر گھر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس (عہ) دو روپے۔

حب نظام فی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ۔ یشب عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بحد اکسیر ہیں۔ جو ہر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (ے) المشتہر خاکسار :۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۷ رمئی۔ آنریبل مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا ہے کہ اگر بنگال زرعی بل کی گورنر نے تصدیق نہ کی تو اس سے موجودہ وزارت کے ممبروں میں بہت مایوسی پیدا ہو جائے گی جس کا نتیجہ آئینی ڈیڈ لاک کی صورت میں نمودار ہوگا اور کیبنٹ کو مستعفی ہونا پڑے گا۔

لکھنؤ ۶ رمئی۔ آج کئی مہینوں کے بعد اہل سنت نے مدح صحابہ کے سلسلہ میں پھر سول نافرمانی شروع کر دی ہے

کراچی ۶ رمئی۔ گورنر سندھ چار ماہ کی رخصت لے کر ولایت جا رہے ہیں آپ غالباً مئی کے آخری ہفتہ میں یہاں سے روانہ ہو جائیں گے ان کی جگہ مسٹر گلبرٹ کو جو بمبئی کے ریونیو منسٹر کے ماتحت کام کرتے ہیں مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بارے میں پریذیڈنٹ سندھ پراونشل کانگرس کمیٹی نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ کیا موجودہ وزارت ایک ایسے گورنر کے ماتحت کام کر سکتی ہے جو بمبئی کے وزراء کے ماتحت رہ چکا ہو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ مگر امید ہے کہ تمام وزراء ایک میٹنگ منعقد کریں گے تاکہ اس اہم معاملہ کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کر سکیں۔

کراچی ۶ رمئی۔ سندھ گورنمنٹ کے چیف سکرٹری نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ مزید قیدیوں کی رہائی کا سوال حکومت کے زیر غور ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس ہفتہ کے اندر اندر مزید دس قیدی قبل از وقت رہا کر دیئے جائیں گے۔

وارسا ۶ رمئی۔ پچھلے دنوں پولینڈ گورنمنٹ نے زیکوسلاویکیہ کی حکومت کے نام ایک میمورنڈم بھیجا تھا جس میں شکایت کی گئی تھی کہ زیکوسلاویکیہ کے کمیونسٹ پولینڈ کی سرحد پر شورش کر رہے ہیں علاوہ ازیں زیکوسلاویکیہ کے اخبارات کے ذریعہ بھی پولینڈ کے خلاف پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں زیکوسلاویکیہ کی حکومت نے پولش گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ کمیونسٹ پراپیگنڈا کے سد باب میں اس سے تعاون کرے گی۔

حملہ کے دوران میں ویلنشیا میں ۲۵ آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے کئی مکانات جل کر راکھ ہو گئے ہیں

کیمبل پور ۶ رمئی۔ وزیرستان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے باغ کا ٹھیکہ نیلام ہوتا ہے

۱۱ رمئی ۱۹۳۸ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ کے مملوکہ و مقبوضہ باغ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احاطہ میں واقع ہے کا ٹھیکہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ بولی دینے کا وہ شخص مجاز ہوگا۔ جو مبلغ عـہ روپیہ نیلام سے پہلے زرِ ضمانت داخل کرے گا۔ نیز نیلام ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زرِ نیلام وصول کر لیا جائے گا۔ اور جس شخص کے نام نیلام ختم ہو اس کا زرِ ضمانت بھی ۱/۴ زرِ نیلام میں محسوب ہو جائے گا۔ اور ۱/۴ حصہ میں سے ۱/۴ حصہ ایک ماہ تک اور بقیہ زرِ نیلام ۲۰ اگست تک داخل کرنا ضروری ہوگا۔ بصورت عدم ادائیگی ۱/۴ مبلغ عـہ روپیہ زرِ ضمانت اور بصورت عدم ادائیگی ۱/۴ اندر میعاد ۱/۴ پیشگی ضبط تصور ہوگا۔ تفصیل حالات موقعہ پر سناوی جائیں گی۔ ٹھیکہ لینے والے اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر پہنچ جاویں۔

(۲) وہاں چند درختانِ شیشم بھی نیلام کئے جاویں گے۔

(۳) اس کے بعد بورڈنگ ہائی سکول میں یوکلپٹس کے خشک شدہ چار عدد درخت جو کٹے پڑے ہیں وہ بھی نیلام کئے جائیں گے۔

(۴) زنانہ جلسہ گاہ میں ایک درخت کیکر جو جلانے کے قابل ہے۔ نیلام کیا جائے گا۔

نمبر ۲، نمبر ۳ و نمبر ۴ کی قیمت موقعہ پر وصول کی جائے گی۔

خریدار اصحاب موقعہ پر پہنچ کر بولی دے سکتے ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

میڈرڈ ۵ رمئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج ویلنشیا پر بمباری کے دوران میں باغیوں نے ایک فرانسیسی بحری جہاز کو آگ لگا دی لیکن بروقت پتہ لگ جانے کی وجہ سے ملاحوں نے آگ پر قابو پا لیا۔ دوسرے ہوائی

سے جو تازہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیری اب پھر شورش پر آمادہ ہیں۔ اور بعض کاروباری راستوں میں جہاں ٹریفک زیادہ ہوتا ہے۔ زمین میں بم دبا دیتے ہیں۔ چنانچہ اب تک کئی ایک بم برآمد

ہو چکے ہیں نتیجہ کے طور پر خاص خاص راستے ناقابل گذر قرار دے دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۷ رمئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ خان صاحب شیخ فضل الٰہی صاحب ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب کو بطور سب ڈویژنل افسر قصور میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آپ مسٹر ڈی آر۔ دت بیرسٹرایٹ لاء موجودہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر کو چارج دیدیں گے

شیخوپورہ ۶ رمئی۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ سانگلہ کے گرد و نواح اور ضلع لائل پور کے علاقہ میں نخود اور السی کی فصلیں بونے والے زمینداروں کو نصف مالیہ اور آبیانہ معاف کر دیا جائے دو ماہ ہوئے ژالہ باری اور آندھیوں کی وجہ سے ان فصلوں کو شدید نقصان پہنچا تھا۔ اندازہ ہے کہ حکومت کے اس فیصلہ کے مطابق زمینداروں کو کئی لاکھ روپیہ معاف ہو جائے گا۔

لاہور ۶ رمئی۔ آنریبل سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ریونیو منسٹر کے انتخاب کے خلاف ان کے ناکام حریف نے عذرداری کی درخواست دے رکھی تھی۔ آج اس درخواست کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عذرداری کی درخواست ٹریبونل نے مسترد کر دی اور حکم دیا کہ فریق مخالف آنریبل موصوف کو ۱۲۵۰ روپیہ ہرجانہ ادا کرے۔

سنجار سٹ ۵ رمئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شاہ کیرول نے اقلیتوں کا دفتر قائم کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے جس کا کام اقلیتوں کی نگرانی اور ان کے حقوق و مفاد کا تحفظ ہوگا۔ دفتر کے لئے ایک چیف افسر مقرر کیا جائیگا جس کا نام اقلیتوں کا جنرل کمشنر ہوگا یہ افسر براہ راست وزیر اعظم کے ماتحت ہوگا۔

لاہور ۶ رمئی۔ سیالکوٹ امرتسر کے درمیانی حلقہ انتخاب میں ڈاکٹر ستیہ پال کامیاب ہو گئے ہیں آپ کو ۲۳۴۶۰ اور آپ کے مدمقابل سردار

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی